© rasailojaraid.com

"ولا تخلو طرقه عن مجهولین ومتروک۔ انتہٰی"

امام فقنی لکھتے ہیں، ٹھیک ہے لیکن اس میں متہم" ایک بھی راوی نہیں ہے (تذکرۃ الموضوعات)

بہرحال بروایت ابوموسیٰ یہ الفاظ مروی ہیں:

"من زهد فی الدنیا اربعین یوما واخلص فیها العبادة اجری الله ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه"

لیکن ابوالشیخ میں "من زهد" کی جگہ "من اخلص" آیا ہے۔ بہرحال یہ بھی سب ضعیف روایات ہیں (فقنی) حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے لیکن ضعیف ہے:

"قال الزرکشی: ورواه بسند ضعیف من حدیث انس"

بعض روایات میں آیا ہے:

"من اکل الحلال اربعین یوما نور الله قلبه" وفی روایة: "ومن حضرها اربعین یوما یدرك التکبیرة الاولیٰ کتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق" قال القاری: "کانه یرید به من یحضر العشاء والفجر فی جماعة" (موضوعات)

بہرحال روایتی حیثیت اس کی مخدوش ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اگر کوئی شخص ایسے کام اخلاص سے کرے تو کیا اس کا کوئی اثر ہوگا؟ یہ ممکن ہے، مگر یہ الگ بات ہے۔ روایت کی بات الگ ہے۔

۵۔ تراویح میں وقفہ کے دوران:

احناف لکھتے ہیں، جو جی کرے، کرے اور پڑھے:

"وهو مخیر فیه ان شاء جلس ساکتا وان شاء هلل او سبح او قرأ او صلی نافلة منفردا" (کبیری شرح منیة ص۳۸۶)

یہ انتظار کی کیفیت ہے۔ اور یہ مستحب ہے۔ کیونکہ حرمین کا یہی دستور ہے:

"وهو الانتظار مستحب لعادة اهل الحرمین" (کبیری)

اس کے باوجود احناف نے عوام کی سہولت کیلئے ایک تسبیح کی صورت بھی ان کے سامنے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ تین بار وقفہ میں پڑھے:

"سبحان ذی الملك والملکوت سبحان ذی العزة والعظمة والکبریاء والجبروت سبحان الملك الحی الذی لا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لا الٰہ الا اللہ نستغفر اللہ نسألک الجنۃ ونعوذ بک من النار۔ (زاد المختار ص۴۳)

لیکن اس کا ماخذ کیا ہے، اس کا ذکر نہیں فرمایا۔

امام ابن القیم نے امام احمد سے یہ ورد نقل کیا ہے کہ وہ اسے دہرادہرا کو بار بار پڑھتے تھے:

"لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو۔" (بدائع الفوائد ج ۴ ص ۱۱۰)

بعض ائمہ اور تابعین وقفہ کے دوران انفرادی طور پر دوسرے ورد و وظیفہ کے بجائے نوافل پڑھ لیا کرتے تھے۔ ان میں عامر بن عبداللہ بن زبیر، ابو عمرو، سعید بن عبد العزیز، لیث بن سعد، ابن مبارک، ابن جابر، بکر بن مضر، ابو بکر بن حزم، یحییٰ بن سعید، ابن عبیدہ، قیس بن رافع، اوزاعی، ابو معاویہ اور سعید بن الخمیس: یصلون بین الاشفاع ۔۔۔ امام مالکؒ بھی فرماتے تھے کہ "اس میں کوئی حرج نہیں!" (قیام اللیل ص ۱۷۲)

بعض صحابہؓ اور تابعینؒ اور ائمہؒ اس کے مخالف تھے اور سخت مخالف تھے، لٹھ لے کر خبر لیتے تھے۔ (قیام اللیل ص ۱۷۲)

راقم الحروف کے نزدیک یہ وظیفہ اقرب الی الصواب ہے:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ۔"

عن طلحۃ بن یزید عن حذیفۃ قال قام بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات لیلۃ من رمضان فی حجرۃ من جرید النخل ثم صب علیہ دلوا من ماء ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر۔ الحدیث! ۔۔۔ قال النسائیؒ: ھذا الحدیث عندی مرسل وطلحۃ بن یزید لا اعلم سمع من حذیفۃ ص۱۹۸۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۹۵/۲)

۲۔ فقہ و اصول کی کتب:

یہ بہرحال جماعت کے اکابر اور علماء کی تشخیص کا کام اور معاملہ ہے۔ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور کوئی مناسب نصاب تجویز کریں۔ یہ بات انفرادی صوابدید کے حوالے کرنا مناسب نہیں ہے۔ باقی رہی راقم الحروف کی ذاتی دلچسپی، تو اسے یوں تصور فرمائیں:

فقہ:

امام شوکانی کی درر بہیہ زبانی یاد کرائی جائے، اس کے بعد عمدۃ الفقہ ابن قدامۃ، مختصر ابن الحاجب،

© rasailojaraid.com